مکالمہ

پناہ گزینوں کی امداد کے لیے باہمی تعاون کے موضوع پر بین الاقوامی مسلم۔عیسائی سیمینار

"زمین کا مالک خدا ہے اور اس کے تمام وسائل انسانیت کی تحویل میں دیے گئے ہیں تاکہ تمام انسان انصاف اور رحم دلی کی بناء پر ان تک رسائی حاصل کرسکیں۔ خدا ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے اسی طرح محبت کریں جیسے اپنے آپ سے کرتے ہیں۔ پس ہمیں ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر رنگ و نسل، سیاسی و سماجی حیثیت، سیاسی آراء اور مذہب کے اختلاف کو نظر انداز کرتے ہوئے اقوام کی خدمت کرنی چاہیے۔ تبدیلیٔ مذہب کے ارادے کے بغیر خالص انسانی بنیادوں پر لوگوں کو امداد فراہم کرنی چاہیے۔"

"عیسائیت اور اسلام دونوں مذاہب نے ایسے ماحول میں جنم لیا جب ایذارسانی کا چلن تھا اور ان کے بہت سے پیروکاروں کو اس بات کا براہ راست تجربہ ہے کہ پناہ گزینوں کی زندگیاں کس قدر مصائب اور آلام سے پُر ہوتی ہیں۔"

عیسائیت اور اسلام کے درمیان مفاہمت کے مذکورہ بالاجذبات کا اظہار اپنی طرز کے ایک منفرد عالمی بین المذاہب اجتماع میں کیا گیا جو 22 سے 24 اپریل 1991ء تک مالٹا میں منعقد ہوا۔ "پناہ گزینوں اور تارکینِ وطن کی حالت زار" کے نہایت اہم عصری موضوع پر غور وفکر کے لیے عیسائی اور مسلم تنظیموں کے تقریباً پچاس نمائندوں نے اجتماع میں شرکت کی۔ پناہ گزینوں اور تارکینِ وطن کے سوال پر عیسائی اور مسلم نقطہ ہائے نظر اور ان کے عمل کے حوالے سے غالباً یہ پہلا بین الاقوامی سیمینار تھا اور سارے شرکاء اسے حوصلہ افزا آغاز قرار دینے پر یک زبان تھے۔ سیمینار کے آخر میں تین صفحات پر مشتمل ایک اعلامیے کی متفقہ طور پر منظوری دی گئی۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شرکاء نے اجتماع کو "تاریخی" اہمیت کا حامل قرار دیا۔

اس اجتماع کے انعقاد کے پس منظر میں اس امر کا یہ اعتراف موجود تھا کہ لوگوں کی بین الاقوامی نقلِ مکانی ایک بہت بڑا عالمی مخمصہ ہے جس سے دنیا کی کوئی قوم بھی محفوظ نہیں۔ پناہ

گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کی رپورٹ کے مطابق جنگ اور ایذا رسانی کے نتیجے میں دنیا بھر میں ایک کروڑ ستر لاکھ افراد گھر سے بے گھر ہو چکے ہیں۔ ڈیڑھ سے دو کروڑ تک وہ افراد اس کے علاوہ ہیں جو بے گھر ہیں مگر اپنے ملکوں کی جغرافیائی حدود میں رہ رہے ہیں۔ شہری تنازعات اور تشدد کے ہاتھوں جبری بے گھر ہونے والوں کے علاوہ ایک اندازے کے مطابق مزید 5 کروڑ یا اس سے زائد افراد ایسے ہیں جو گھر سے بے گھر ہو رہے ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق عالمی سطح پر تسلیم شدہ پناہ گزینوں میں سے دو تہائی کا تعلق مسلمانوں سے ہے جبکہ مسلم ملکوں سے تعلق رکھنے والے سیاسی پناہ کے متلاشی اور تارکینِ وطن مزدوروں کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ ان میں سے اکثر کا رخ شمالی و جنوبی امریکہ، آسٹریلیا اور یورپ کے لادینی لیکن عیسائی اثرات کے حامل ملکوں کی جانب ہوتا ہے۔ میزبان ملکوں کے کچھ طبقے اپنے ملکوں میں ان لوگوں کی موجودگی اور اپنے عقائد پر ان کے عمل درآمد کو پسند نہیں کرتے۔ اسی طرح مشرقِ وسطیٰ کے مسلم ممالک میں عیسائی ممالک مثلاً فلپائن کے بہت سے مزدور کام کرتے ہیں، جن میں بعض کو اپنے مذہب پر عمل کرنے میں مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا رہتا ہے۔

گذشتہ بیس برس کے دوران میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو بین المذاہب اجتماعات میں کئی بار مل بیٹھنے کا موقع ملا۔ ان میں سے بیشتر اجتماعات ورلڈ کونسل آف چرچز کی ذیلی تنظیم "زندہ مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مکالمہ" کے تعاون سے منعقد ہوئے۔ 1982ء میں منعقدہ عیسائی۔ مسلم سیمینار (کولمبو۔ سری لنکا) اس سلسلے میں بالخصوص اہم ہے جس کا موضوع انسانی اور ترقیاتی پروگراموں کا ضابطۂ اخلاق اور عمل تھا۔ مگر مالٹا کا سیمینار ایک نئی سمت میں پہلا قدم تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ایک متعین انسانی مسئلے پر دونوں مذاہب کے باہمی تعاون کے لیے مشترکہ نکات کی نشاندہی کی جائے۔

کانفرنس نے سفارش کی کہ موجودہ عیسائی۔ مسلم تعاون کا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے پناہ گزینوں، تارکینِ وطن اور اندرون ملک بے گھر لوگوں سے متعلق عالمی سطح پر ایک بین المذاہب ورکنگ گروپ قائم کیا جائے۔ جس کا "سال میں کم از کم ایک بار اجلاس منعقد ہو۔" نیز

الف۔ ورکنگ گروپ کے احاطہ کار میں مندرجہ ذیل نکات شامل ہیں:

—— اطلاعات کا تبادلہ

—— ضروریات کے تعین اور ترجیحات طے کرنے کے لیے مشاورت

۔۔۔ایک دوسرے کو اپنے اپنے تجربے سے آگاہ رکھنا
۔۔۔آئندہ اجلاسوں کا انعقاد
ب۔ ورکنگ گروپ کے اہداف میں مشترکہ اپیلیں سرگرمیاں اور پروگرام شامل ہو سکتے ہیں۔
ج۔ ذیل کے شعبے خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔
۔۔۔بحران اور اس کے زیر اثر وسیع پیمانے پر لوگوں کی نقل و حمل کی روک تھام
۔۔۔بحرانی صورت حال میں پناہ گزینوں ، تارکینِ وطن اور اندرون ملک بے گھر افراد کی ہنگامی امداد
۔۔۔ پناہ گزینوں، تارکینِ وطن اور اندرون ملک بے گھر لوگوں کی طویل المدت ترقیاتی ضروریات
۔۔۔ تارکینِ وطن کی قانونی اور سماجی حیثیت کے بارے میں موجود تصورات کی اصلاح اور ان کے ثقافتی و مذہبی تشخصات کا احترام
۔۔۔اہم مسائل کے حل کے لیے جہاں مناسب ہو مسلمان اور عیسائی تنظیموں میں دو طرفہ تعاون
۔۔۔ پناہ گزینوں کی رضاکارانہ واپسی اور ان کی نوآبادکاری کے لیے باہمی تعاون اور اس کا فروغ

سیمینار کا اہتمام عیسائی اور مسلم بین الاقوامی تنظیموں کے ایک عبوری بین المذاہب منصوبہ بندی گروپ نے کیا تھا۔ گروپ میں انٹرنیشنل کیتھولک مائیگریشن کمیشن، دی ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی ، دی ورلڈ اسلامک کال فاونڈیشن، دی لوتھرن ورلڈ فیڈریشن ،ورلڈ کونسل آف چرچز اور ورلڈ مسلم کانگریس شامل تھیں۔(فوکس۔لیسٹر)

نئے عالمی نظام (نیو ورلڈ آرڈر) میں اسلام مخالفانہ کردار ادا کرے گا۔

"کمیونزم کے خاتمے کے بعد جو نیا دور شروع ہورہا ہے، اس میں مغرب کو نئے عالمی نظام کی تلاش میں اسلام کے بالمقابل کھڑا ہونا چاہیے کیوں کہ اسلام ہی اعلیٰ اقدار کا حامل نظام رہ گیا ہے۔"

اس نقطۂ نظر کا اظہار اہل علم کی ایک کانفرنس میں کیا گیا ہے۔ یہ کانفرنس Institute